ہے اور لوگ یا آدمی جب اس کو اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی آگے لے چلو، مجھے جلدی آگے لے چلو اور اگر وہ برا جنازہ ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے ہلاکت ہے اسے کہاں لے جارہے ہو انسان کے سوا اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہوجائے۔

(۳) الفاظِ مخطوطہ کی صرفی تحقیق:۔

"وُضِعَتِ" صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول باب فتح یفتح بمعنی رکھنا۔

"احْتَمَلَهَا" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افتعال بمعنی اٹھانا۔

"قَدِّمُوْنِیْ" صیغہ جمع مذکر امر حاضر باب تفعیل بمعنی آگے بڑھانا، آگے لے جانا۔

"صَعِقَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب سمع، ضرب بمعنی بے ہوش ہونا۔

﴿الورقة الثالثة فی الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... بعض ایسی شرطیں ہیں جو بیع کو فاسد کردیتی ہیں ان کو بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط بیع کو فاسد کرنے والی شرائط کی وضاحت مطلوب ہے۔ 70

﴿جواب﴾...... بیع کو فاسد کرنے والی شرائط:۔ اگر غلام کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری اسے آزاد کردے گا یا مدبر بنائے گا یا مکاتب بنائے گا یا اس شرط پر بیچا کہ بائع اس سے ایک ماہ تک خدمت لے گا یا لونڈی کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری اسے ام ولد بنائے گا یا گھر کو اس شرط پر بیچا کہ بائع ایک مدت معینہ تک اس میں رہائش کرے گا، یا کوئی چیز اس شرط پر بیچی کہ بائع ایک ماہ تک مشتری کے حوالے نہ کرے گا یا اس شرط پر بیچا کہ مشتری اس بائع کو کچھ درہم قرض دے گا یا کچھ ہدیہ دے گا تو یہ تمام شرائط بائع کو فاسد کرتی ہیں۔

الغرض ہر ایسی شرط جو نہ مقتضاء عقد ہو اور نہ ہی عقد کے مناسب ہو یا ایسی شرط جس میں متعاقدین (دونوں) میں سے کسی ایک کا نفع ہو یا اس معقود علیہ (مبیع) کا نفع ہو جس میں استحقاق منفعت کی اہلیت ہے یا وہ شرط جس کا نہ رواج ہو اور نہ ہی اس کا شریعت میں جواز ہو، ان شرطوں سے بیع فاسد ہوجاتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... کیا عقد اجارہ عذروں سے ٹوٹ جاتا ہے؟ اس کی تفصیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عقدِ اجارہ کو توڑنے والے امور (عذر) کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... عقدِ اجارہ کو توڑنے والے امور:۔ عقد اجارہ درج ذیل عذروں سے ٹوٹ جاتا ہے مثلاً کسی نے بازار میں دکان کرایہ پر لی تاکہ اس میں تجارت کرے پھر اس کا مال ضائع ہوگیا یا جیسے کسی

www.Bhalli.Info

دی، پھر وہ مفلس ہو گیا اور اس پر اتنے قرضے ہو گئے کہ جو کچھ اس نے کرایہ پر دیا تھا بغیر اس کی قیمت کے وہ قرضے ادا نہیں کر سکتا تو قاضی عقد اجارہ ختم کر دے اور قرض کی ادائیگی میں یہ دکان اور مکان بیچ دے۔ یا کسی نے سفر کیلئے جانور کرایہ پر لیا پھر سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

السوال الثانی ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل...... کسی پر دو آدمیوں کا قرض تھا ان میں سے ایک نے کپڑے پر صلح کر لی اور دوسرا شریک کیا کرے؟ وضاحت کریں۔

خلاصۂ سوال...... اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہے۔

جواب...... مذکورہ مسئلہ کی تفصیل:۔ کسی آدمی پر دو آدمیوں کا قرض ہو اور ان میں سے ایک کپڑے پر صلح کر لے تو دوسرے شریک کو اختیار ہے، چاہے تو نصف قرض کی بابت مقروض کا تعاقب کرے اور اگر چاہے تو آدھا کپڑا لے لے، ہاں اگر اس کا شریک مصالح اس کے لئے چوتھائی قرض کا ضامن ہو جائے (تو پھر شریک کپڑا نہیں لے سکتا) اسی طرح اگر ایک شریک اپنا حصہ قرض کا وصول کر لے تو دوسرا شریک وصول کردہ مال میں شریک ہو گا اور پھر دونوں ملکر مقروض سے باقی قرض کا مطالبہ کرینگے۔

الشق الثانی...... مصاہرت کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہیں ان کو بیان کریں۔

خلاصۂ سوال...... اس سوال میں فقط حرمتِ مصاہرت والی عورتوں کی نشاندہی مطلوب ہے۔

جواب...... حرمتِ مصاہرت والی عورتوں کی نشاندہی:۔

كما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

جوابص 255

السوال الثالث ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل...... آپ نے فرمایا کہ طلاق رجعی کے بعد رجوع کرنا جائز ہے تو کیا کوئی طلاق ایسی بھی ہے جس کے بعد رجوع جائز نہیں۔

خلاصۂ سوال...... اس سوال میں عدم رجوع والی طلاق کی نشاندہی مطلوب ہے۔

جواب...... عدمِ رجوع والی طلاق کی نشاندہی:۔

كما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۱۸ھ

الشق الثانی...... مطلقہ کے تیسرے حیض کا خون بند ہو جائے تو کیا خون بند ہوتے ہی رجعت کا حق ختم ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:۔ مطلقہ کے تیسرے حیض کا خون بند ہوتے ہی رجعت کا حق ختم ہو جاتا ہے یا کچھ وقت کے بعد؟ اس میں تفصیل ہے (وہ یہ کہ) اگر خون پورے دس دن پر بند ہوا تو رجعت کا حق بھی ختم ہو جائے گا اور عدت بھی ختم ہو جائے گی، اگرچہ اس نے اسکے بعد غسل نہ کیا ہو، اور اگر خون دس دن سے کم پر بند ہو تو جب تک وہ غسل نہ کرے یا اس پر ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے یا تیمم کر کے نماز نہ پڑھ لے اس وقت تک رجعت کا حق ختم نہیں ہوگا۔ یہ شیخینؒ کے نزدیک ہے جبکہ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جب تیمم کر لے تو رجعت کا حق ختم ہو جائے گا اگرچہ نماز نہ پڑھے۔

﴿الورقة الرابعة فی اصول الفقه﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وبعد فان اصول الفقه اربعة كتاب الله وسنة رسوله واجماع الامة والقياس فلا بد من البحث فی كل واحد من هذه الاقسام ليعلم بذلك طريق تخريج الاحكام۔

عبارت کا ترجمہ کریں، اصول اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں، اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اصول اربعہ میں وجہ حصر (۳) اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد فقہ کے چار اصول ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس۔ ان اقسام اربعہ میں سے ہر ایک سے بحث ضروری ہے تاکہ ان کے ذریعے احکام کو نکالنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

(۲) اصول اربعہ میں وجہ حصر:۔ اصول فقہ چار ہیں جن کے درمیان وجہ حصر یہ ہے۔ دلیل شرعی دو حال سے خالی نہیں وحی ہوگی یا غیر وحی ہوگی۔ اگر وحی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں مَتْلُوْ (تلاوت سے ہے) ہوگی یا غیر متلو ہوگی۔ متلو ہو تو کتاب اللہ ہے اور اگر غیر متلو (یعنی اس کی تلاوت قرآن کی طرح نہ کی جاتی ہو) تو سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور اگر غیر وحی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں اجتہاد ہوگا یا غیر اجتہاد ہوگا۔ اگر اجتہاد ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ تمام مجتہدین کا ہوگا یا بعض کا اگر تمام مجتہدین کا اجتہاد ہو تو اجماع امت اور اگر بعض کا اجتہاد ہو تو وہ قیاس ہے۔

(۳) اصول فقہ کی تعریف لقبی اور اضافی:۔

كما مرّ فی الورقة الرابعة الشق الاوّل من السؤال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... فَصْلٌ فِی الْمُتَقَابِلَاتِ نَعْنِیْ بِهَا الظَّاهِرَ وَالنَّصَّ وَالْمُفَسَّرَ وَالْ

www.Bhalli.Info

جانے کے باوجود بھی آپؑ نے صبر کیا۔ بالآخر اللہ سے دعا کی اور اللہ نے قبول فرمائی۔ اس چشمہ سے غسل کرنے کا حکم دیا جو آپؑ کے ایڑی مارنے کی وجہ سے جاری ہوا تھا۔ آپؑ کو جنتی لباس پہنایا گیا حتی کہ جب آپ کی بیوی آئیں تو وہ بھی نہ پہچان سکیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں ایوب ہی ہوں، اللہ نے مجھے میرا صحیح جسم دوبارہ عطا فرمادیا ہے۔

وفات:۔ مؤرخین کے مطابق آپؑ کی وفات ۹۳ سال کی عمر میں ہوئی، وفات کے وقت آپؑ نے اپنے بیٹے حویل کو اور اس کے بعد بشر کو تمام معاملات کا نگران مقرر فرمایا، بشر کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہی ذوالکفل پیغمبر ہیں۔ (واللہ اعلم)۔

﴿الورقة الثالثة: فى الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اِذَا اَوْجَبَ اَحَدُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ الْبَيْعَ هَلْ يَلْزَمُ الْبَيْعَ الْفَرِيْقَ الْاٰخَرَ؟

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں، عبارت پر اعراب لگائیں، اذا اوجب احد المتعاقدين البيع کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مذکورہ سوال کا جواب (۳) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فى السوال آنفا۔

(۲) مذکورہ سوال کا جواب:۔ متعاقدین میں سے کوئی ایک ایجاب کرلے تو محض ایجاب سے ہی بیع لازم نہیں ہوتی بلکہ ایجاب وقبول دونوں سے حاصل ہوتی ہے، پس جب اُن (بائع، مشتری) میں سے ایک بیع کا ایجاب کرلے تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسی مجلس میں قبول کرلے اور اگر چاہے تو اسے رد کردے اور اگر وہ قبول کرلے تو دونوں کو بیع لازم ہوجائے گی اور اب ان دونوں میں سے کسی کو اختیار نہ ہوگا۔

(۳) جملہ کی ترکیب:۔ "اذا" حرف شرط "اوجب" فعل "احد المتعاقدين" مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل "البيع" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط الخ۔

﴿الشق الثانى﴾...... اذا اطلق الثمن ولم يبين القدر والصفة ماحكم هذا البيع؟

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوال کا جواب مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوال کا جواب:۔ کسی شخص نے مطلق ثمن کے ساتھ بیع کی اس کی مقدار اور صفت بیان نہیں کی تو یہ مطلق ثمن کے ساتھ بیع جائز نہیں مثلاً وہ یوں کہے کہ میں نے چاندی یا سونے یا دنانیر یا دراہم یا گندم کے ساتھ

www.Bhalli.Info

خرید اور مقدار و وصف کو بیان نہ کرے، البذابیع کی صحت کے لئے مقدار کو بیان کرنا ضروری ہے یعنی یوں کہے کہ میں نے دس
درہموں کے ساتھ خرید اور اسی طرح وصف بیان کرنا بھی ضروری ہے یعنی یوں کہے کہ (وہ درہم) مصری ہیں یا شامی، کھرے
ہیں یا کھوٹے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... اَهْلُ الذِّمَّةِ الَّذِيْنَ يَسْكُنُوْنَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ هَلْ يَلْزَمُهُمْ رِعَايَةُ اَحْكَامِ الْاِسْلَامِ فِي الْبُيُوْعِ مِنْ حَيْثُ الصِّحَّةِ وَالْفَسَادِ.

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں، عبارت پر اعراب لگائیں، ھل یلزمھم رعایة احکام الاسلام فی البیوع کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مذکورہ سوال کا جواب (۳) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب: ۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) مذکورہ سوال کا جواب: ۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

(۳) جملہ کی ترکیب: ۔ "ھل" استفہامیہ "یلزم" فعل "ھم" ضمیر مفعول بہ "رعایة" مضاف "احکام الاسلام" مضاف ومضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، "فی البیوع" جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... دراھم فضة اودنانیر ذھب فیھا غش ماحکم بیعھا بجنسھا متفاضلاً

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوال کا جواب مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوال کا جواب: ۔

کمامرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۰ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... مَا السِّنُّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الْغُلَامُ اَوِ الْجَارِيَةُ يُحْكَمُ بِبُلُوْغِهِمَا؟

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں، عبارت پر اعراب لگائیں، ما السن الذی اذا بلغه الغلام

www.Bhalli.Info

الجارية کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مذکورہ سوال کا جواب (۳) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾......(۱) عبارت پر اعراب:۔ **کما مرّ فی السوال آنفا۔**

(۲) مذکورہ سوال کا جواب:۔ لڑکے کا بالغ ہونا احتلام، انزال اور حاملہ کرنے کے ساتھ ہے جب وہ وطی کرے پس اگر یہ (علامت) نہ پائی جائے تو یہاں تک کہ اس (کی عمر) کے اٹھارہ برس مکمل ہو جائیں اور لڑکی کا بالغ ہونا حیض، احتلام اور حاملہ ہونے کے ساتھ ہے پس اگر یہ (علامت) نہ پائی جائے تو یہاں تک کہ اس (کی عمر) کے سترہ برس مکمل ہو جائیں۔ یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔ صاحبینؒ یہ فرماتے ہیں کہ جب لڑکے اور لڑکی (کی عمر) کے پندرہ برس مکمل ہو جائیں تو تحقیق وہ بالغ ہو گئے اور اگر لڑکے کی طرف سے احتلام یا انزال یا حاملہ کرنا یا لڑکی کی طرف سے حیض، احتلام اور حاملہ ہونا پایا جائے تو اس عمر سے پہلے بھی ان کے بالغ ہونے کا حکم لگا دیا جائے گا اور فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر ہے۔

(۳) جملہ کی ترکیب:۔ "ما" استفہامیہ "السن" مبتداء "الذی" اسم موصول "اذا" حرف شرط "بلغ" فعل "ہ" ضمیر مفعول بہ "الغلام او الجارية" معطوف و معطوف علیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط "یحکم" فعل مجہول و نائب فاعل، "ب" جارہ "بلوغھما" مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے نائب فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

﴿**الشق الثانی**﴾...... **وان قال صاحب الثوب عملته بغير اجرة وقال الصانع عملته باجرة كيف يقضى بينهما؟**

عبارت میں مذکور سوال کا جواب دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ سوال کا جواب مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾......مذکورہ سوال کا جواب:۔ اگر کپڑے کا مالک کہتا ہے کہ تو نے یہ کپڑا بغیر اجرت کے سلائی کیا ہے اور درزی کہتا ہے کہ میں نے اجرت کے ساتھ سلائی کیا ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں قسم کے ساتھ کپڑے والے کی بات معتبر ہوگی اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اگر کپڑے والے کا معاملہ اس کے ساتھ اجرت پر ہوا کرتا تھا تو اس کے لئے اجرت ہوگی، ورنہ نہیں۔ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ کاریگر اس کام کو اجرت کے ساتھ کرنے میں مشہور ہے تو قسم کے ساتھ اسی (کاریگر) کا قول معتبر ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾…… اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی۔

﴿جواب﴾…… (۱) حدیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ ایک بدو مکہ کے راستہ میں ان کو ملا تو حضرت ابن عمرؓ نے اس کو سلام کیا اور اپنے خچر پر اس کو بھی سوار کرلیا جس پر خود سوار تھے اور اپنی پگڑی اس کے سر پر رکھ دی، ابن دینارؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا (اللہ آپ کی اصلاح کرے) بیشک یہ بدو لوگ ہیں یہ معمولی چیز پر بھی خوش ہو جاتے ہیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے والد، حضرت عمرؓ (میرے والد) کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

(۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب ومعانی:۔

"فَسَلَّمَ" باب تفعیل سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی سلام کرنا۔

"حَمَلَهُ" باب ضرب سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی اٹھانا وسوار کرنا۔

"يَرْكَبُهُ" باب سمع سے مضارع معروف کا صیغہ ہے بمعنی سوار ہونا۔

"أَعْطَاهُ" باب افعال سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی دینا، عطاء کرنا۔

"أَصْلَحَكَ" باب افعال سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی درست کرنا، اصلاح کرنا۔

﴿الورقة الثالثة: فی الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾…… درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: اذا تم البیع فهل يحصل الخيار للمشتری بوجه من الوجوه؟

(۲) س: هل يجوز بيع الطعام والحبوب مكايلة، ومجازفة؟

(۳) س: رجل باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم هل يجوز هذا البيع؟

﴿خلاصۂ سوال﴾…… اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾…… مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ کیا بیع کے تمام ہونے کے بعد مشتری کو کسی وجہ سے اختیار حاصل ہوتا ہے؟

www.Bhalli.Info

جواب:۔ہاں، جب سامان یعنی جو مال اس نے خریدا ہے اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اسے رد کرے اور چاہے تو لے لے، اسی طرح مشتری کو ان دیکھی چیز کے خریدنے پر بھی لینے اور رد کرنے کا اختیار ہے۔

سوال(۲):۔غلہ اور اناج کی بیع پیمانے اور اٹکل سے جائز ہے؟

جواب:۔ان کی بیع دراہم ودنانیر اور فلوس واناج سے جائز ہے لیکن طعام کی طعام کے ساتھ بیع اٹکل سے جائز نہیں بشرطیکہ ان کی جنس ایک ہو کیونکہ اس میں سود کا احتمال ہے۔

سوال(۳):۔کسی نے اناج کا ڈھیر اس طرح بیچا کہ ہر قفیز (ایک پیمانہ ہے) ایک درہم کا ہے تو کیا یہ بیع جائز ہوگی؟

جواب:۔اس صورت میں صرف ایک قفیز کی بیع جائز ہوگی اور باقیوں کی باطل، مگر یہ کہ سب قفیزوں کو بیان کردے یعنی یہ بتا دے کہ اس ڈھیر میں کل 50 یا 60 قفیز ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے جبکہ صاحبین نے کہا کہ دونوں صورتوں میں یعنی سب قفیز بیان کرے یا نہ کرے بیع جائز ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱)س: کیف ینعقد الرهن ومتی یتم؟

(۲)س: وجد الایجاب والقبول ولکن لم یقبض المرتهن الرهن ماذا حکمه؟

(۳)س: قد ذکرتم ان الرهن یتم اذا قبض المرتهن الرهن محوزا مفرغا ممیزا، فهل لهذا القید فائدة؟

﴿خلاصۂ سوال﴾......اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال(۱):۔رہن کیسے منعقد ہوتا ہے اور کب مکمل وتام ہوتا ہے؟

جواب:۔**کما مر فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۳ھ**۔

سوال(۲):۔اگر ایجاب وقبول ہو جائے لیکن مرتہن نے رہن پر قبضہ نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔مرتہن جب تک رہن پر قبضہ نہ کرے گا تو راہن کو اختیار ہوگا کہ یا تو وہ رہن مرتہن کو دے یا رہن سے رجوع کرلے اور جب راہن، رہن مرتہن کے سپرد کردے گا اور مرتہن اس پر قبضہ کرلے تو اب رہن، مرتہن کے ضمان میں ہوگی۔

سوال(۳):۔آپ نے فرمایا کہ رہن اس وقت تام ہوتا ہے کہ جب مرتہن ایسے رہن پر قبضہ کرلے جو مجتمع ہو، راہن سے فارغ ہو اور جدا ہو تو کیا اس قید کا کوئی فائدہ ہے؟

جواب:۔اس قید سے ہر وہ چیز نکل گئی جو ایسی نہیں، پس مشترک چیز کا رہن رکھنا جائز نہیں۔ اور نہ بغیر درختوں کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کو رہن رکھنا درست ہے، اور نہ بلا زمین کے زمین پر کھڑی کھیتی کو رہن رکھنا درست ہے اور نہ ہی

www.Bhalli.Info

درخت اور زمین کو بغیر پھل اور بغیر کھیتی کے رہن رکھنا درست ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: اذا قال: له عليّ من درهم الى عشرة ماذا يلزمه؟

(۲) س: قال: له عليّ الف من ثمن متاع وهي زيوف، وردقوله المقرّله وقال: هي جياد كيف يقضى بينهما؟

(۳) س: قال: ان فلانة في بطنها حمل ولذلك الحمل عليّ الف درهم هل يصح هذا الاقرار؟

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اس کے میرے ذمے ایک درہم سے دس تک ہیں تو اس پر کیا لازم ہوگا؟

جواب:۔ اس پر ابتداء اور اس کا مابعد لازم ہوگا اور انتہاء ساقط ہوگی پس وہ نو درہم ادا کرے گا یہ امام ابو حنیفہؒ کی رائے ہے۔ صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ غایت کو مغیا میں داخل کرتے ہوئے دس دراہم اس کے ذمہ ہوں گے۔

سوال (۲):۔ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اس کے میرے ذمہ سامان کی قیمت سے ایک ہزار درہم کھوٹے ہیں اور مقرلہ اس کی بات کی تردید کرے اور کہے کہ یہ کھرے ہیں تو ان کے مابین فیصلہ کیسے کیا جائے گا؟

جواب:۔ ابو حنیفہؒ کے قول میں اس پر کھرے درہم لازم ہوں گے جبکہ صاحبینؒ فرماتے ہیں اگر اس نے متصل یعنی ساتھ ہی کہہ دیا تھا تو کھوٹے ہونے میں اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر کچھ دیر بعد کہا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور کھرے دراہم اس کے ذمہ ہوں گے۔

سوال (۳):۔ اگر کسی نے کہا کہ فلاں عورت کے پیٹ میں جو حمل ہے اس حمل کے میرے ذمے ایک ہزار درہم ہیں، تو کیا یہ اقرار صحیح ہے؟

جواب:۔ اس میں دیکھا جائے گا، اگر وہ اس کے ساتھ یہ کہے کہ فلاں نے اس کے لئے وصیت کی تھی یا یوں کہے کہ اس کا باپ مرگیا اور یہ اس کا وارث ہے تو یہ اقرار درست ہے اور اگر اقرار مبہم رکھا اور واضح نہ کیا تو درست نہ ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا مسلک ہے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ بغیر وضاحت کے بھی اقرار درست ہوگا اور اقرار کی ہوئی چیز اسکے ذمے ہوگی۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: هل للشفيع ان يخاصم البائع؟

(۲) ترك الشفيع الاشهاد حين علم بالبيع ماحكمه؟

www.Bhalli.Info

191

(۳) ابتاع دارا بیعا فاسدا ماحکم الشفعة فیھا؟ 191 ص B

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ کیا شفیع کو بائع سے جھگڑا کرنے کا اختیار ہے؟

جواب:۔ اگر مبیع بائع کے پاس ہو تو شفیع شفعہ کی بابت اس سے جھگڑ سکتا ہے، لیکن قاضی اس وقت تک گواہ کو نہ سنے جب تک کہ مشتری حاضر نہ ہو جائے تو قاضی اس کی موجودگی میں بیع کو فسخ کردے اور بائع پر شفعہ کا حکم لگادے اور ڈگری بائع پر کرے (یعنی خرچہ اس پر ڈالے)۔

سوال (۲):۔ بیع کا علم ہونے کے باوجود شفیع نے گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ بیع کا علم ہونے کے باوجود اگر اس نے گواہ نہ بنائے، حالانکہ وہ اس پر قادر بھی تھا تو اس کا شفعہ باطل ہو گیا، اسی طرح اگر اس نے صرف مجلس میں گواہ بنائے لیکن کسی متعاقدین یا زمین پر گواہ نہ بنائے تو بھی اسکا شفعہ باطل ہو جائیگا۔

سوال (۳):۔ کسی نے شراء فاسد کے ساتھ مکان خریدا تو اس میں شفعہ کا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کوئی شراء فاسد کے ساتھ خریدے تو خریدی ہوئی چیز میں شفعہ نہیں ہوتا اور فساد کی صورت میں ہر متعاقد کو فسخ کا اختیار ہوتا ہے ہاں اگر فسخ ہونا ساقط ہو جائے (یعنی مشتری اس مکان کو آگے بیچ دے) تو شفعہ ثابت ہو جائیگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٨ھ

﴿الشق الاوّل﴾......درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: الموات ماھو وماحکم احیائه؟ 294 ص B

(۲) س: ھل یشترط لذلك (ای للموات) اذن الامام؟ 295 ص B

(۳) ذکرتم انه یجوز احیاء الموات اذاکان بعیدا عن القریة فما فائدة ھذا القید؟ 296 ص B

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ موات کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے آباد کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ موات وہ زمین ہے کہ اس میں پانی نہ آنے یا زیادہ پانی آجانے یا کسی اور کھیتی سے مانع سبب کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ہر ایسی زمین کا آباد کرنا جائز ہے جو زمین عادی ہو (یعنی ہمیشہ سے بنجر پڑی ہو اور) اس کا کوئی مالک نہ ہو، یا وہ زمین اسلام میں مقبوض ہو اور کوئی خاص مالک معلوم نہ ہو اور وہ بستی سے اتنی دور ہو کہ اگر کوئی آدمی (اس طرف آخر آبادی میں کھڑا ہو کر چلائے تو اس کی آواز اس زمین پر سنائی نہ دے)۔

www.Bhalli.Info

سوال (۲):۔اس (بنجر زمین کو آباد کرنے) کیلئے امام کی اجازت ضروری ہے؟

جواب:۔ ہاں، آباد کرنا امام کی اجازت کے ساتھ مشروط ہے تو جو شخص اس کی اجازت سے زمین کو آباد کرے گا وہ اس کا مالک ہو جائیگا اور اگر اس کی اجازت کے بغیر آباد کرے گا تو مالک نہ ہوگا۔ یہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے جب کہ صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ وہ (ہر صورت میں) مالک ہو جائیگا خواہ اس کی اجازت کے بغیر آباد کرے۔

سوال (۳):۔آپ نے ذکر کیا کہ بنجر زمین کو اس وقت آباد کرنا جائز ہے جب کہ وہ بستی سے دور ہو تو اس قید کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:۔ یہ قید لگا کر اس زمین سے احتراز کیا ہے جو آبادی کے قریب ہو یعنی جس کے لوگ محتاج ہوتے ہیں اور وہ زمین ان کی کٹی ہوئی کھیتی ڈالنے کے لئے یا ان کے چوپاؤں کے لئے چراگاہ کے طور پر چھوڑ دی جاتی ہے تو اس جیسی زمین کی آبادکاری جائز نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱)س: الوقف ماھو؟ 306 ص B

(۲)س: لماذاشرع الوقف؟ 306

(۳)س: متی یزول ملک الواقف عن العین الموقوفة؟ B ص 307

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط عبارت میں مذکورہ تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ تین سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔وقف کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔لغت میں وقف کا معنی روکنا ہے اور شریعت میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل چیز کو مالک کی ملکیت پر روکے رکھنا اور منافع کا صدقہ کرنا۔

سوال (۲):۔وقف کو مشروع کیوں کیا گیا؟

جواب:۔یہ اس لئے مشروع ہے تاکہ ضرورت مند اس چیز (موقوف) سے فائدہ اٹھائیں اور تاکہ وہ موقوف چیز وقف کرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا، ایک صدقہ جاریہ، دوسرے وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں اور تیسرے وہ نیک لڑکا جو والد کے لئے (اس کے مرنے کے بعد) دعا کرتا رہے۔

سوال (۳):۔موقوفہ چیز سے واقف کی ملکیت کب ختم ہوتی ہے؟

جواب:۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک فقط وقف کرنے سے واقف کی ملک زائل نہیں ہوتی [illegible]

www.Bhatti.Info

رہتا ہے) ہاں اگر حاکم اس کی ملک زائل ہونے کا حکم دیدے یا خود اسے اپنے مرنے پر معلق کردے یعنی یہ کہہ دے کہ جب میں مرجاؤں تو میں نے اپنا مکان فلاں کے لئے وقف کردیا ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ محض کہنے سے ہی اس کی ملکیت زائل ہوجاتی ہے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں (واقف کی) ملکیت زائل نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ اس وقف کا کسی کو قبول کرکے کسی کے سپرد نہ کردے۔

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... "وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ كَلِمَةَ "مَا" عَامَّةٌ: مَاذَكَرَهُ مُحَمَّدٌ اِذَا قَالَ الْمَوْلٰى لِجَارِيَتِهٖ: اِنْ كَانَ مَافِىْ بَطْنِكِ غُلَامًا فَاَنْتِ حُرَّةٌ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا وَجَارِيَةً، لَاتَعْتِقُ، وَبِمِثْلِهٖ نَقُوْلُ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَاقْرَؤُا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" فَاِنَّهٗ عَامٌّ فِىْ جَمِيْعِ مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمِنْ ضَرُوْرَتِهٖ عَدَمُ تَوَقُّفِ الْجَوَازِ عَلٰى قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ، وَجَاءَ فِى الْخَبَرِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ......

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، عبارت میں مذکور آیت اور حدیث کے تعارض کو مصنفؒ کے انداز میں رفع کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) آیت وحدیث سے رفع تعارض۔

﴿جواب﴾...... (۱) **عبارت پر اعراب:** کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ:** اور دلیل اس بات پر کہ کلمہ "ما" عام ہے وہ ہے جس کو امام محمدؒ نے ذکر کیا ہے کہ جب مولی نے اپنی باندی سے کہا اگر تیرے پیٹ میں جو کچھ بھی ہے وہ اگر لڑکا ہے تو تو آزاد ہے پس اس باندی نے لڑکا اور لڑکی دونوں جنے تو وہ آزاد نہیں ہوگی اور اسی کی مثال ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول "فاقرء وا الخ" میں کلمہ "ما" عام ہے یہ تمام قرآن کو شامل ہے جو کچھ آسانی سے پڑھا جاسکے اور اس کے لئے لازم ہے کہ نماز کا جائز ہونا سورۂ فاتحہ کی قراءت پر موقوف نہ ہو اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳) **آیت وحدیث سے رفع تعارض:** مصنفؒ نے فرمایا کہ تعارض کی صورت میں قرآن اور حدیث دونوں پر عمل کرنا ممکن ہے اور اس طرح کرنے سے کتاب اللہ کے حکم میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوگا اور اس کی صورت یہ ہے کہ حدیث نفی کمال پر محمول ہے مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوگی اور کتاب اللہ سے مراد مطلق قراءت ہے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا اس کے علاوہ ہو اسی طرح چھوٹی سورت ہو یا بڑی سورۃ ہو یہ فرض ہے اور حدیث کی وجہ سے سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب ہے۔

www.Bhalli.Info

﴿الورقة الثالثة: فی الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(١) س: هل فی خیار الشرط تحدید؟

(٢) س: تبایع الرجلان والبائع جعل الخیار لنفسه وقبضه المشتری وهلك فی یده فی مدة الخیار ماذا حکمه؟

(٣) س: ولوجعل المشتری الخیار لنفسه هل یمنع ذلك خروج المبیع من ملك البائع؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

سوال(١):۔ کیا خیار شرط کی کوئی حد ہے؟

جواب:۔ **کمامرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاول ١٤٢٤ھ ضمنی**

سوال(٢):۔ دو آدمیوں نے بیع کی اور بائع نے اپنے لئے خیار رکھا اور مشتری نے اس پر قبضہ کرلیا اور پھر وہ مبیع مشتری کے قبضہ میں ہلاک ہوگئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ بائع کے خیار کی صورت میں مبیع اس کی ملک سے نہیں نکلی لہٰذا جب وہ مشتری کے قبضہ میں ہلاک ہوگئی تو مثلی ہونے کی صورت میں مشتری مثل کا ضامن ہوگا اور غیر مثلی ہونے کی صورت میں قیمت کا ضامن ہوگا۔

سوال(٣):۔ مشتری نے اپنے لئے خیار رکھا تو اس صورت میں مبیع بائع کی ملک سے خارج ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں مبیع بائع کی ملک سے نکل جائے گی مگر مشتری کی ملک میں داخل نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک میں بھی داخل ہوجائے گی۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(١) س: رجل سفیه بالغ حرّ ماحکم تصرفه فی ماله؟

(٢) س: سفیه اراد ان یحج حجة الاسلام هل یؤذن له ذلك؟

(٣) س: وماحکم الحجر علی المفلس الذی وجبت علیه الدیون؟

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

www.Bhalli.Info

سوال(۱):۔ آزاد، بالغ بیوقوف شخص کہ اس کے مال میں اس کے تصرف کا حکم کیا ہے؟
جواب:۔ حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ بیوقوف جب عاقل بالغ آزاد ہو تو اس پر حجر نہ کیا جائے اور اس کا تصرف اپنے مال میں جائز ہے اگرچہ وہ فضول خرچ مفسد ہو (کہ) اپنا مال ایسی (جگہ) میں برباد کرے جس میں نہ کوئی فائدہ ہو اور نہ کوئی مصلحت جیسے وہ (مال) کو سمندر میں ہلاک کردے یا اسے آگ میں جلادے۔

سوال(۲):۔ بیوقوف حج اسلام کرنا چاہتا ہے تو کیا اسے اس کی اجازت دی جائے؟
جواب:۔ جی ہاں! اسے فرض حج کی اجازت دی جائے اور اس کو اس سے نہ روکا جائے اور قاضی خرچ اس کے سپرد نہ کرے اور لیکن حاجیوں میں سے کسی معتمد کو خرچ سپرد کردے جو اس کے حج کے مصارف میں اس پر خرچ کرے۔

سوال(۳):۔ اس مفلس پر حجر کا حکم کیا ہے جس پر دیون واجب ہوگئے ہوں؟
جواب:۔ حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں دَین کی وجہ سے مفلس پر حجر نہیں کرتا پس جب اس پر دیون واجب ہو جائیں اور اس کے قرض خواہ اس کی قید اور اس پر حجر طلب کریں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حجر نہ کیا جائے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾......درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱)س: وهل يجوز استيجار الارض للزراعة. B ص 161

(۲)س: استاجر السلحة للغرس والبناء وانقضت مدة الاجارة كيف يسلم السلحة الى صاحبها؟ B ص 162

(۳)س: استاجر داراً كل شهر بدرهم مثلاً ماحكم هذا العقد؟ B ص 163

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾......مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

سوال(۱):۔ کیا کاشتکاری کے لئے زمینوں کو کرایہ پر لینا جائز ہے؟
جواب:۔ کاشتکاری کے لئے ان کو کرایہ پر لینا جائز ہے لیکن عقد صحیح نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس (چیز) کو بیان کردے جس کو ان میں کاشت کرے یا شرط لگادے کہ اسے کاشت کرنے کا (اختیار) ہے جو (چیز) چاہے اور پانی اور راستہ عقد میں داخل ہونگے اگرچہ شرط نہ لگائی گئی ہو۔

سوال(۲):۔ پودے لگانے اور تعمیر کرنے کے لئے (میدان) کو کرایہ پر لیا اور اجارہ کی مدت ختم ہوگئی تو وہ میدان اس کے مالک کو کیسے سپرد کرے؟
جواب:۔ اسے لازم ہے کہ وہ عمارت اور پودا اکھیڑ دے اور (میدان) سپرد کردے اس حال میں کہ (عمارت اور پودے سے) خالی ہو مگر یہ کہ مالک زمین پسند کرے کہ (عمارت اور پودے) کی قیمت (مستاجر) کو ادا کرے اس حال میں کہ

www.Bhalli.Info

(پودا وغیرہ) اکھڑا ہوا ہو اور اس (عمارت اور پودے) کا مالک ہو جائے یا اس (عمارت و پودے) کو اس حال پر چھوڑنے پر راضی ہو جائے پس (عمارت اور پودا) اس (مستاجر) کے اور زمین اس (مالک زمین) کی ہو جائے گی۔

سوال (۳):۔ مکان کرایہ پر لیا کہ ہر ماہ مثلاً ایک درہم کے عوض ہے (تو) اس عقد کا حکم کیا ہے؟

جواب:۔ ایک ماہ کیلئے یہ عقد صحیح ہے اور بقیہ مہینوں کے لئے فاسد ہے مگر یہ کہ تمام مہینوں کو بیان کردے اس حال میں کہ وہ (ماہ) معلوم ہوں پس اگر آنے والے ماہ کی ایک گھڑی رہائش کرلی تو موجر کے لئے (جائز) نہیں کہ اسے (مکان سے) نکالے یہاں تک کہ وہ ماہ ختم ہو جائے اور اسی طرح ہر ماہ کہ اس کے شروع میں ایک دن یا ایک گھڑی رہائش کرے (تو) یہی حکم ہے)۔

﴿الشق الثانی﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: المضاربة ما هي لغة وشرعا؟

(۲) س: وهل لصحة المضاربة من شروط؟

(۳) س: اذا صحت المضاربة من حيث العقد فماذا يجوز للعامل؟

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱،۲):۔ مضاربت کیا ہے لغۃً اور شرعاً؟ اور کیا مضاربت کے صحیح ہونے کیلئے کوئی شرائط ہیں؟

جواب:۔ **كما مرّ في الورقة الثالثة الشق الثاني من السوال الاوّل ١٤٢٥ھ۔**

سوال (۳):۔ جب مضاربت عقد کی حیثیت سے صحیح ہو جائے تو کام کرنے والے کے لئے کیا جائز ہے؟

جواب:۔ جب مضاربت مطلق ہو (یعنی) زمان، مکان اور سامان کے ساتھ مقید نہ ہو (تو) مضارب کے لئے جائز ہے کہ وہ بیچے اور خریدے جو (چیز) چاہے، سفر کرے، بضاعت پر (مال) دے اور وکیل بنائے اور اگر رب المال معین شہر یا معین سامان میں تصرف کو خاص کردے (تو) مضارب کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے تجاوز کرے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: المأذون من هو؟

(۲) س: فاذا اذن المولى لعبده ماحكم تصرفاته؟

(۳) س: وماحكم بيع العبد المأذون من مولاه؟

www.Bhalli.Info

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ ماذون کون ہے؟

جواب:۔ ماذون (اجازت یافتہ) مجور کی ضد ہے یعنی جس کو بیع وشراء کی اجازت ہو اور حجر کے تین اسباب (بچپن، غلامی اور پاگل پن) میں سے جس شخص کے اندر کوئی سبب نہ پایا جائے اسے ماذون کہا جائے گا۔

سوال (۲):۔ جب آقا اپنے غلام کو (تصرف کرنے کی) اجازت دے دے (تو) اسکے تصرفات کا حکم کیا ہے؟

جواب:۔ جب آقا اپنے غلام کو (تصرف کرنے کی) عام اجازت دے تو اس کا تصرف تمام تجارات میں جائز ہے اور اس کے لئے جائز ہے کہ وہ خریدے، بیچے، رہن رکھے اور رہن طلب کرے اور اگر اسے تجارت کی ایک قسم میں اجازت دے اس کے سوا میں نہیں تو وہ تمام (تجارات) میں ماذون ہے۔

سوال (۳):۔ ماذون غلام کا اپنے آقا کو (کوئی چیز) بیچنے کا حکم کیا ہے؟

جواب:۔ جب ماذون غلام اپنے آقا کو کوئی چیز اس کی قیمت کے مثل یا زائد کے عوض بیچے (تو) جائز ہے اور اگر نقصان کے ساتھ بیچے (تو) جائز نہیں اور یہ حکم تب ہے جب اس (غلام) کے ذمہ دین ہو اور اگر اس کے ذمہ دین نہ ہو تو بیع ان کے درمیان ثابت نہیں ہوگی کیونکہ غلام اور جو کچھ اس کے قبضہ میں وہ سب آقا کی ملک ہے۔

﴿**الشق الثانی**﴾...... درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں۔

(۱) س: وماحکم وقف الاشیاء التی تنقل وتحول؟ 309 ص 8

(۲) س: وماحکم بیع الوقف وتملیکه وتقسیمه؟ 309 ص 8

(۳) س: متی یزول ملک الواقف عن البقعة اذا بنی مسجدا؟ 309 ص 8

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں فقط مذکورہ سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾...... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

سوال (۱):۔ ان چیزوں کو وقف کرنے کا حکم کیا ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل و محول ہوتی ہیں؟

جواب:۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس (چیز) کو وقف کرنا جائز نہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل و محول ہوتی ہے اور حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ جب وہ زمین کو اس کے بیلوں اور کاشتکاروں سمیت وقف کرے اس حال میں کہ وہ (کاشتکار) اس کے غلام ہوں (تو) جائز ہے اور حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وقف کرنا جائز ہے۔

سوال (۲):۔ وقف کردہ چیز کو بیچنے، (کسی کو) اس کا مالک بنانے اور اسے تقسیم کرنے کا حکم کیا ہے؟

www.Bhalli.Info

جواب:۔ وقف کردہ چیز کو بیچنا اور (کسی کو) اس کا مالک بنانا جائز نہیں اور بہر حال اس کی تقسیم تو وہ مشترک (چیز) میں جائز ہے بشرطیکہ ساجھی حصہ طلب کرے اور یہ (تقسیم والا حکم) حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے کیونکہ آپؒ کے نزدیک مشترک (چیز) کو وقف کرنا صحیح ہے۔

سوال (۳):۔ زمین کے ٹکڑے سے واقف کی ملک کب زائل ہوتی ہے جب کہ اسے مسجد بنالیا جائے؟

جواب:۔ اس کی ملک اس سے زائل نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے اس کے راستہ سمیت اپنی ملک سے جدا کرلے اور لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دے پس جب ایک (شخص) اس میں نماز پڑھ لے تو حضرت امام ابو حنیفہؒ و حضرت امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی ملک زائل ہو جائے گی اور حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اس کی ملک اس سے اس کے (اس) قول کے ساتھ زائل ہو جاتی ہے کہ میں نے اس (جگہ) کو مسجد بنادیا۔

﴿الورقة الرابعة: فی اصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَالْعَامُّ كُلُّ لَفْظٍ يَنْتَظِمُ جَمْعًا مِنَ الْاَفْرَادِ، اِمَّا لَفْظًا، كَقَوْلِنَا: مُسْلِمُوْنَ وَمُشْرِكُوْنَ، وَاِمَّا مَعْنًى، كَقَوْلِنَا: "مَنْ وَمَا" وَحُكْمُ الْخَاصِّ مِنَ الْكِتَابِ وُجُوْبُ الْعَمَلِ بِهٖ لَامَحَالَةَ، فَاِنْ قَابَلَهٗ خَبَرُ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسُ، فَاِنْ اَمْكَنَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا بِدُوْنِ تَغْيِيْرٍ فِيْ حُكْمِ الْخَاصِّ يُعْمَلُ بِهِمَا وَاِلَّا يُعْمَلُ بِالْكِتَابِ وَيُتْرَكُ مَا يُقَابِلُهٗ، مِثَالُهٗ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ......"

عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، مصنفؒ کے انداز میں مثال کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مثال کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ عام وہ لفظ ہے جو کہ افراد کی جماعت کو شامل ہو یا تو لفظی طور پر جیسے مسلمون اور مشرکون، اور یا معنوی طور پر جیسے مَن اور مَا۔ اور کتاب اللہ میں سے خاص کا حکم یہ ہے کہ یقیناً اس پر عمل واجب ہے، اب اگر اس کے مقابلہ میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو اگر خاص کے حکم میں تبدیلی کئے بغیر دونوں میں جمع ممکن ہو تو دونوں پر عمل کیا جائیگا ورنہ کتاب پر عمل ہوگا اور اس کا مقابل ترک کر دیا جائے گا۔ اس کی مثال ہے اللہ رب العزت کا قول "يتربصن بانفسهن ثلثة قروء" ہے۔

(۳) مثال کی وضاحت:۔ خاص کی مثال باری تعالیٰ کے قول "يتربصن بانفسهن ثلثة قروء" میں

www.Bhalli.info

(۳) "عنان السمآء" اور "قراب الارض" کے لغوی و مرادی معنی:۔

"عنان السمآء" عنان کا معنی وہ چیز جو تیرے لئے ظاہر ہو جب تو اُوپر دیکھے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد بادل ہے۔

"قراب الارض" اس سے مراد وہ چیز ہے جو زمین کو بھرنے کے قریب کردے۔

﴿الورقة الثالثة: فی الفقه﴾

﴿السوال الاول﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاول﴾..... بَطَلَ بَيْعُ الْمَعْدُوْمِ وَمَا لَيْسَ بِمَالٍ كَالدَّمِ الْمَسْفُوْحِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحُرِّ وَالْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَالْحَمْلِ وَالنِّتَاجِ وَمَتْرُوْكِ التَّسْمِيَةِ عَمْدًا وَبَطَلَ بَيْعُ جِلْدِ مَيْتَةٍ قَبْلَ دِبَاغِهِ وَبَيْعُ شَاةٍ ذَكِيَّةٍ ضُمَّتْ اِلٰى شَاةٍ مَاتَتْ حَتْفَ اَنْفِهَا۔

مذکورہ عبارت پر اعراب لگایئے، عبارت کی تشریح کرتے ہوئے خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کیجئے، بیع فاسد، بیع باطل اور بیع موقوف کی تعریف اور حکم لکھئے نیز بیع باطل اور بیع فاسد کے درمیان فرق بیان کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) بیع فاسد، بیع باطل اور بیع موقوف کی تعریف وحکم (۵) بیع باطل اور بیع فاسد کے درمیان فرق۔

﴿جواب﴾..... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں بیع باطل کی چند صورتوں کو ذکر کیا گیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے کہ معدوم چیز کی بیع، غیر مال مثلاً دم مسفوح کی بیع، مردار اور آزاد کی بیع، مضامین، ملاقیح، حمل اور نتاج کی بیع، اور اس ذبح شدہ جانور کی بیع جس پر جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور دباغت دینے سے پہلے مردار کی کھال کی بیع اور اس ذبح کی ہوئی بکری کی بیع جس کو اپنی موت آپ مرنے والے بکری کے ساتھ ملا کر بیچا گیا ہو، یہ تمام بیوع باطل ہیں یعنی کسی صورت میں بھی یہ بیوع درست نہیں ہیں۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔

"مضامین" اونٹ کی پشت میں موجود مادہ منویہ۔

"ملاقیح" اونٹنی کی پشت میں موجود مادہ منویہ۔

"حمل" رحم میں موجود نومولود بچہ۔

"نتاج" حمل کا حمل جو ابھی بالکل معدوم ہے۔

www.Bhalli.Info

(۴) بیع فاسد، بیع باطل اور بیع موقوف کی تعریف وحکم:۔ [جواہر ص 153]

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

(۵) بیع باطل اور بیع فاسد کے درمیان فرق:۔ بیع باطل بالکل منعقد نہیں ہوتی یہ اپنی ذات کے لحاظ سے ہی غیر مشروع ہے اور بیع فاسد اپنی ذات کے لحاظ سے تو مشروع ہوتی ہے مگر کسی خارجی سبب کی وجہ سے اس میں فساد لازم آجائے۔ [113 ص 8]

﴿الشق الثانی﴾...... اِذَاهَلَكَ الْمَرْهُوْنُ فِىْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ وَقِيْمَتُهٗ وَالدَّيْنُ سَوَاءٌ صَارَ الْمُرْتَهِنُ مُسْتَوْفِيًا دَيْنَهٗ حُكْمًا وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهٗ اَقَلَّ مِنَ الدَّيْنِ سَقَطَ مِنْهُ بِقَدْرِهَا وَرَجَعَ الْمُرْتَهِنُ عَلَى الرَّاهِنِ بِالْفَضْلِ اَىْ بِمَا بَقِىَ مِنَ الدَّيْنِ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَةُ الْمَرْهُوْنِ اَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ وَهَلَكَ فِىْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَمَا زَادَ عَلَى الدَّيْنِ فَهُوَ فِىْ حُكْمِ الْاَمَانَةِ يَجْرِىْ عَلَيْهِ اَحْكَامُ الْاَمَانَاتِ۔

رہن کے لغوی وشرعی معنی اور مشروعیت رہن کا سبب بیان کیجئے، مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے اور یہ بتایئے کہ ''حکم امانت'' سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کے ساتھ لکھئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾...... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) رہن کا لغوی وشرعی معنی (۲) مشروعیت رہن کا سبب (۳) عبارت پر اعراب (۴) عبارت کی تشریح (۵) ''حکم امانت'' کی مراد۔

﴿جواب﴾...... (۱) رہن کا لغوی وشرعی معنی:۔ [جواہر ص 215 + 216]

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

(۲) مشروعیت رہن کا سبب:۔ رہن کی مشروعیت کی وجہ یہ ہے کہ قرض خواہ کا حق ضائع نہ ہو اس کا حق معنوی طور پر اس کے اختیار وقبضہ میں رہے۔

(۳) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۴) عبارت کی تشریح:۔ اگر مرہونہ چیز مرتہن کے قبضہ میں ہلاک ہوگئی تو دیکھیں گے کہ مرہونہ چیز کی قیمت اور قرض کی مالیت برابر ہے یا کم زیادہ ہے۔ اگر مالیت برابر ہے تو معاملہ ختم ہوگیا گویا مرتہن نے اپنا قرض وصول کرلیا اور اگر مرہونہ چیز کی مالیت کم ہے تو پھر جتنی مالیت کم ہے مرتہن راہن سے اتنے قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے اور اگر مرہونہ چیز کی مالیت زیادہ ہے تو پھر زائد مالیت امانت کے حکم میں ہے یعنی مرتہن پر اس کی ضمان لازم نہ ہوگی۔

(۵) ''حکم امانت'' کی مراد:۔ حکم امانت کی مراد یہ ہے کہ جس طرح بلاقصد امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان لازم نہیں ہوتی اسی طرح یہ زائد مالیت کا حکم ہے کہ اس کے ہلاک ہونے کی صورت میں مرتہن پر اس کی ضمان لازم نہ ہوگی۔

www.Bhalli.Info

183 ص B

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... **الشفعة تثبت بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذا سلمها المشترى او حكم بها حاكم۔**

شفعہ کے لغوی واصطلاحی معنی اور وجوب شفعہ کی تفصیل تحریر کیجیے، عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے صورت اشہاد کو واضح کیجیے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) شفعہ کے لغوی واصطلاحی معنی (۲) وجوب شفعہ کی تفصیل (۳) عبارت کا مطلب (۴) صورت اشہاد کی وضاحت۔

183 ص B

﴿جواب﴾......(۱،۴) شفعہ کے لغوی واصطلاحی معنی اور صورت اشہاد کی وضاحت:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤١٧ھ جواب ص 35

(۲) وجوب شفعہ کی تفصیل:۔

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٤ھ ضمنی۔ جواب 35

(۳) عبارت کا مطلب:۔اس عبارت میں شفعہ کے ثبوت کا مکمل طریقہ بتا رہے ہیں کہ عقد بیع سے شفعہ ثابت ہوتا ہے طلب اشہاد سے پختہ ہوتا ہے، مشتری کے سپرد کردینے یا قاضی کے فیصلہ کرنے کے ذریعہ شفیع اسکا مالک بن جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... **الصلح علی ثلاثة اضرب.١.الصلح مع اقرار. ٢. والصلح مع سکوت.٣. والصلح مع انکار، وکل ذلک جائز فی الشریعة الغراء.** 249 ص B + 250

صلح کسے کہتے ہیں؟ صلح کی مذکورہ تینوں قسموں میں ہر ایک کی تعریف اور حکم تفصیل کے ساتھ تحریر کیجیے۔

﴿خلاصہ سوال﴾......اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) صلح کی تعریف (۲) صلح کی اقسام کی تعریف (۳) صلح کی اقسام کا حکم۔

﴿جواب﴾......(۱،۲) صلح کی تعریف واقسام کی تعریف:۔ جواب صوا

کما مرّ فی الورقة الثالثة الشق الاوّل من السوال الثانی ١٤٢٢ھ۔ 156 + 155

(۳) صلح کی اقسام کا حکم:۔اگر صلح بالاقرار مال کے بدلہ میں مال کے ساتھ واقع ہو تو اس میں ان امور کا اعتبار ہوگا جن کا بیع میں اعتبار ہوتا ہے اور اگر مال کے بدلہ میں منافع کے ساتھ صلح ہو تو اس میں شرائط اجارہ کا اعتبار ہوگا اور صلح بالسکوت والانکار مدعا علیہ کے حکم میں قسم کا فدیہ اور مدعی کے حق میں معاوضہ کے معنی پر محمول ہوگا۔

www.Bhalli.Info

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... قال ابوحنيفة رحمه الله : الخلع يسقط كل حق متعلق بالنكاح ولايبقى على واحد منها شئ من الحقوق اما ما كان من حق يتعلق بالنكاح فهو واجب الاداء كما كان وذلك مثل ان استدان احدهما من الاخر ثم خالعا فلايسقط الدين بالخلع، وقال ابو يوسف ومحمد الخلع لايسقط من الحقوق الاماسميا.

خلع کسے کہتے ہیں؟ خلع کا طریقہ اور حکم بیان کیجئے، مذکورہ عبارت کا مطلب واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) خلع کی تعریف (۲) خلع کا طریقہ اور حکم (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾...... (۱ تا ۳) خلع کی تعریف، طریقہ وحکم اور عبارت کا مطلب:۔

كما مرّ فى الورقة الثالثة الشق الثانى من السوال الثالث ١٤٢٠ھ۔

﴿الشق الثانى﴾...... ظہار کے لغوی اور شرعی معنی لکھئے، ظہار سے کیا کیا احکام متعلق ہوتے ہیں؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے نیز کفارہ ظہار لکھنا نہ بھولئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ظہار کے لغوی وشرعی معنی (۲) ظہار سے متعلق احکامات (۳) کفارہ ظہار کی وضاحت۔

﴿جواب﴾...... (۱ تا ۳) ظہار کے لغوی وشرعی معنی، احکام اور کفارہ ظہار کی وضاحت:۔

كما مرّ فى الورقة الثالثة الشق الثانى من السوال الثالث ١٤٢٢ھ۔

﴿الورقة الرابعة: فى أصول الفقه﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣٠ھ

﴿الشق الاوّل﴾...... وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۔ مُطْلَقٌ فِيْ مُسَمَّى الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ فَلَايُزَادُ عَلَيْهِ شَرْطُ الْوُضُوْءِ بِالْخَبَرِ بَلْ يُعْمَلُ بِهٖ عَلٰى وَجْهٍ لَايَتَغَيَّرُ بِهٖ حُكْمُ الْكِتَابِ بِاَنْ يَكُوْنَ مُطْلَقُ الطَّوَافِ فَرْضًا بِحُكْمِ الْكِتَابِ وَالْوُضُوْءُ وَاجِبًا بِحُكْمِ الْخَبَرِ فَيَجْبُرُ النُّقْصَانَ اللَّازِمَ بِتَرْكِ الْوُضُوْءِ الْوَاجِبِ بِالدَّمِ۔

مطلق اور مقید کی تعریف کرکے مطلق کا حکم بیان کیجئے، عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر واضح تشریح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾...... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مطلق اور مقید کی

www.Bhalli.Info